دو ''رداءِ تطہیر''

محمد یوسف شیخوپوری ☆

اہل السنّت والجماعت کے ہاں رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین جس طرح ایمان کا حصہ ہیں بالکل اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت عظام بھی ایمان کا حصہ ہیں۔ جیسے چہرے کی دونوں آنکھوں سے دیکھا جاتا ہے ایسے ہی ہم عقیدت کی نگاہ سے دونوں کو سر کا تاج سمجھتے ہیں اور یہ محض افسانہ یا الفاظ گوئی ہی نہیں بلکہ حقائق و براہین اس پر شاید ہیں ہمارا کلمہ وہ ہے جوان دونوں کا تھا، نماز اور طریقہ نماز اوقاتِ نماز اور مقامِ نماز، زکوۃ، حج وعمرہ، صوم ودیگر تمام عبادات اور ان کے طریقے وہ ہی ہیں جوان دونوں کے ہیں۔ صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے در پہ آئے ہیں، اہل بیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں آئے ہیں، ہم در والوں کے بھی غلام ہیں گھر والوں کے بھی غلام ہیں، ہماری تفسیر وحدیث اسی طرح تاریخ و رجال کی کتب میں جیسے مناقبِ صحابہ رضی اللہ عنہم ہیں ایسے ہی مستقل ابواب اور فصلیں قائم کر کے اہل بیت کے فضائل ومناقب بھی موجود ہیں اس کی ادنیٰ سے جھلک ہدیہ قارئین ہے جس سے ہماری فراخ دلی اور وسعت ظرفی کا پتہ چلتا ہے۔

اہل سنت والجماعت کی کتب حدیث میں ایک مشہور روایت موجود ہے کہ ایک موقع پر رحمتِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی چادر مبارک کو پھیلایا اور اس کے نیچے چار حضرات، حضرت علی، حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہم کو لیا اور یہ دعا فرمائی ''اَللّٰھم ھٰؤ لآءِ اَھْلُ بَیْتِی فَاذْ ھَبُ عَنْھم الرِّ جْسَ و طَھِّرْھُمْ تَطْھِیرا'' اے اللہ یہ بھی میرے اہل بیت ہیں ان سے گناہوں کی آلودگی ختم فرما کر ان کو پاک کر دے (ترمذی ومسلم) جس چادر کو رداءِ تطہیر کا نام دیا جاتا ہے بغیر اختلاف کے ہم تسلیم کرتے ہیں اور ہمارا عقیدہ ہے نبی بھی پاک ہیں اور آپ کی چادر بھی پاک ہے۔ ''وَثِیَابَکَ فَطَھِّرْ'' (مدثر) اور پاک چادر کے نیچے آنے والے یہ چاروں حضرات پاک ہیں ہمارے ایمان کا حصہ ہیں۔

اب ذرا چشم انصاف سے احادیث کی دوسری طرف توجہ فرمائیں کاتب وحی، خال المؤمنین، امام تدبر وسیاست فاتح عرب وعجم، اسلامی بحری بیڑے کے موجد، ہادی ومہدی امیر المؤمنین سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں جیسے اور بہت سی بشارتیں اور مناقب احادیث میں وارد ہوئے ہیں ان میں سے صرف چار کا ذکر پیش خدمت ہیں۔

(۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو یہ سعادت حاصل ہوئی کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مبارک قینچی نما (لوہے کا آلہ جس سے بالوں کو کاٹا جاتا تھا) چیز سے کاٹ کر اپنے پاس سنبھال کر رکھے ہوئے تھے ''عن ابن عباس رضی اللہ عنہ عن معاویہ رضی اللہ عنہ قال قَصَّرْتُ عَنْ رَأْسِ رسولِ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم بِمِشْقَصٍ'' (بخاری ومسلم) کس قدر حضرت معاویہ کا اعزاز ہے کہ

☆ استاذ جامعہ امدادیہ چنیوٹ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے موئے مبارک کاٹنے بھی نصیب ہوئے پھر اس کو سنبھال کر اپنے پاس آخر عمر تک رکھا۔

(۲) آپ رضی اللہ عنہ کے پاس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ناخن مبارک کے کچھ تراشے بھی تھے جو انھوں نے اپنے پاس محفوظ کر رکھے تھے اور بالوں اور ان ناخنوں کے متعلق وصیت فرمائی جب میرا انتقال ہو جائے تو ناخن مبارک کے تراشے اور موئے مبارک کو میرے کانوں کی زینت بنا دینا میری آنکھوں کا کاجل بنا دینا اور میرے ناک میں رکھ دینا امید ہے کہ ان کی برکت سے اللہ رحمت فرمائیں گے۔ علامہ ابن عساکر اور بلاذری وغیرہ نے نقل فرمایا: ''و قَلَّمَ اَظْفَارَہٗ فَاَخَذْتُ قُلاَ مَتَھاَ فَاِذَا مِتُّ (فَاَلْبِسُوْ نِیْ الْقَمِیْصَ) فَا جْعَلُوْ ھَا فِیْ عَیْنِی و فی روایۃ اَنْفِیْ وَاُذُ نِیْ وَعَیْنِی وَفَمِیْ ......الخ''

(۳) ایک دفعہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کروا رہے تھے دوران وضو آپ علیہ السلام نے شفقت فرماتے ہوئے فرمایا اے معاویہ کیا میں تجھے اپنی قمیص نہ پہناؤں؟ آپ نے عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں آپ ضرور عنایت فرمائیں تو آپ نے قمیص مبارک آپ رضی اللہ عنہ کو پہنا دیا حضرت معاویہ فرماتے ہیں میں نے وہ قمیص مبارک کچھ دیر پہنا اور پھر اپنے پاس اسے محفوظ رکھ لیا اور اس کے متعلق بھی یہی وصیت فرمائی کہ اس قمیص مبارک کو میرے مرنے کے بعد میرے کفن میں رکھنا اور یہ میرے جسم سے متصل ہونا چاہیے یعنی پہلے آقا علیہ السلام کی قمیص ہو پھر اس کے اوپر کفن کے کپڑے ہوں۔ علامہ بلاذری وابن عساکر نے نقل کیا ہے: ''اَنَّ مُعَاوِیَۃَ قَالَ فِیْ مَرَضِہِ الَّذِیْ مَاتَ کُنْتُ اُوَضِّیُٔ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فَقَالَ لِیْ اَلَا اَکْسُوْکَ قَمِیْصاً قُلْتُ بَلٰی بِاَبِی وَاُمِیّ فَنَزَعَ قَمِیْصاً کَانَ عَلَیْہِ فَکَسَانِیْہِ......الخ'' اسی طرح تہذیب الاسماء میں امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے نقل فرمایا ''لَمَّا حَضَرَتہ الْوَفَاۃُ اَوْصیٰ اَنْ یُّکفن فِی قَمِیْصٍ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللّٰہ علیہ وسلم کَسَاہُ اِیَّاہُ وَاَنْ یجعلَ مَایَلِیْ جَسَدَہٗ......الخ'' یعنی جب حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت آیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے وصیت فرمائی کہ تو مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قمیص مبارک میں کفن دینا جو انھوں نے مجھے پہنائی تھی اور آپ کے قمیص مبارک کو میرے جسم سے متصل رکھنا۔ (ماخوذ: ''سیرت امیر معاویہ'' مولانا محمد نافع رحمۃ اللہ علیہ)

(۴) الاصابہ اور اسد الغابہ میں ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں ایک مشہور شاعر کعب بن زہیر بن ابی سلمٰی رضی اللہ عنہ تھے جب انھوں نے اسلام قبول کیا تو آپ علیہ السلام نے ان پر شفقت فرماتے ہوئے اپنی وہ چادر جو زیب تن فرمائے ہوئے تھے انھیں عطا فرمائی یہ چادر مبارک ان کے پاس محفوظ تھی حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے اپنے دورِ خلافت میں ان سے خریدنا چاہا مگر انھوں نے انکار کر دیا پھر ان کے انتقال کے بعد حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان کی اولاد سے بیس ہزار درہم کے عوض میں حاصل کر لی '' فَکَسَاہُ النَّبی صلی اللّٰہ وسلم بُرْدَۃً لَہٗ فَا شْتَرا ھَا مُعَاوِیۃُ (بن ابی سفیان رضی اللّٰہ عنھما) مِنْ وُّ لْدِہٖ''

یہ چار نشانیاں تھیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آپ کے انتہائی معتمد اور منظورِ نظر سیکرٹری و منشی حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس آخر عمر تک محفوظ تھیں جن کے متعلق بحوالہ ذکر کر دیا گیا ہے کہ آپ نے وصیت فرمائی کہ مرنے

کے بعد ان کو میرے وجود پر رکھ دینا چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ کا انتقال ۶۰ ھ میں دمشق میں ہوا اور مشہور صحابی رسول حضرت ضا کر بن قیس الفہری رضی اللہ عنہ نے نماز جنازہ پڑھائی اور حسب، وصیت موئے مبارک اور ناخن مبارک کے تراشے اور قمیص مبارک آپ کے جسم مبارک پر رکھ کر کفن دے دیا گیا۔

ذرا انصاف فرما کر غور فرمائیں جس پر پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا کپڑا حضرت علی، حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہم پر آیا ہے جسے رداءِ تطہیر کہا جاتا ہے تو پھر ان نشانیوں اور تبرکات نبوی کو کیا کہا جائے گا یہ بھی تو اسی پاک پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے ہیں؟ ہمارا تو ایمان ہے جیسے نبی کا کپڑا پاک ہے ایسے ہی اس پاک کپڑے کے نیچے آنے والی یہ چاروں ہستیاں بھی پاک ہیں جیسے کپڑا اعلیٰ وارفع منزہ ومطہر ومکرم ہے ایسے ہی اس کے نیچے آنے والی یہ چاروں شخصیات اعلیٰ وارفع منزہ ومعتبر مطہر ومکرم ہیں لیکن کپڑے کو جسم سے وہ اتصال وقرب نہیں ہوتا جو موئے مبارک اور ناخن مبارک کو ہوتا ہے پھر وہ اوپر کیا جانے والا کپڑا چادر مبارکہ تھی کساء مبارک تھی جبکہ ادھر حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو تو آپ علیہ السلام نے اپنی اوڑھی ہوئی اور زیب تن فرمائی ہوئی قمیص مبارک پہنائی جس کو چادر سے کہیں زیادہ اتصال ووصل ہوتا ہے اور دوسری بات یہ بھی کہ وہاں کپڑا اور چادر ان چاروں ہستیوں کے اوپر کی اور دعا فرمائی پھر چادر کو ہٹا لیا تھا۔ ہمیشہ ہمیشہ تو وہ چادر ان پر نہیں رہی لیکن حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ پر آقا علیہ السلام کی یہ نشانیاں اور تبرکات جب سے آپ اپنی قبر مبارک میں آرام فرمائے ہوئے ہیں یقیناً تب سے آپ کے وجود مبارک پر ہیں اور کنز العمال کی روایت کے مطابق ''يُبْعَثُ اللّٰهُ تَعَالیٰ مُعَاوِيَةَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَعَلَيْهِ رِدَاءٌ مِّنْ نُورِ الْاِيمَان'' اللہ معاویہ کو قیامت میں اس حالت میں اٹھائیں گے کہ معاویہ پر ایمان کی چادر ہوگی۔ میرا ذوق ووجدان کہتا ہے کہ مفسر اٹھے گا تفسیر کے لباس میں محدث اٹھے گا حدیث کے لباس میں محقق اٹھے گا تحقیق کے لباس میں حافظ اٹھے گا حفظ کے لباس میں۔ لیکن قربان جائیں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی عظمت پر آپ اٹھیں گے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے تبرکات میں ملبوس ہو کر۔

بالفرض اگر آپ کے اور مناقب نہ بھی دیکھے جائیں تو کیا یہ کوئی کم فضیلت ہے؟ جس پاک پیغمبر کے ایک بال پر پوری کائنات قربان ہو یقیناً آپ کی چادر و کپڑا کسی پر اللہ کی مرضی کے بغیر نہیں آتا نہ آپ کا کپڑا کسی پر مرضیِ خدا کے بغیر آتا ہے اور نہ ہی کوئی آپ کے کپڑے پر مرضی خدا کے بغیر آتا ہے اگر وہ چار ہستیاں جو اہل السنّت والجماعت کے ایمان کا حصہ ہیں اور جن کی جوتیاں ہمارے سروں کا تاج اور جن کی جوتوں کے نیچے لگنے والی خاک ہماری آنکھوں کا سرمہ ہے اگر آقا کے کپڑے کے نیچے آنے سے اگر چہ وقتی طور تھا، پاک ہیں تو پھر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے اوپر آنے والے کپڑے کو کیا کہیں گے؟ خود حضرت معاویہ کو کیا کہیں گے؟ جن پر صرف کپڑا نہیں بلکہ موئے مبارک، ناخن مبارک اور قمیص مبارک آئے اور اس وقت سے لے کر آج تک اور قیامت تک کے لیے ہیں خدارا انصاف فرمائیں! جیسے کپڑا آنے سے وہ پاک ہیں منزہ ومعتبر ہیں ایسے ہی حضرت امیر معاویہ بھی پاک ہیں منزہ ہیں اعلیٰ ہیں ارفع ہیں مطہر ہیں جیسے وہ رداءِ تطہیر ہے ایسے ہی یہ رداء بھی تطہیر ہے جس سے روحانی وباطنی طہارت ہوئی تزکیہ نفس اور تطہیر باطن ہوئی۔